

پاکستان کے تعلیمی نظام کا سرسری جائزہ

کنول افتخار

(مصنفہ ایک ممتاز صحافی اور کالم نگار ہیں اور اخبار میں کالم لکھتی ہیں)



تعلیم انسان کی شخصیت سازی، شعور کی بیداری اور معاشرتی ترقی کی بنیاد ہے۔ ایک تعلیم یافتہ فرد نہ صرف اپنی زندگی بہتر انداز میں گزار سکتا ہے بلکہ وہ اپنے خاندان، معاشرے اور ملک کی ترقی میں بھی مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جو جہالت، غربت اور پسماندگی کے اندھیروں کو ختم کر کے ترقی کی روشنی پیدا کرتی ہے۔ دنیا کی تمام ترقی یافتہ اقوام نے تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنایا، اسی لیے وہ آج معاشی، سائنسی اور سماجی میدان میں آگے ہیں۔

پاکستان میں بھی تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، مگر عملی صورتحال اس کے برعکس دکھائی دیتی ہے۔ آئینِ پاکستان کے مطابق ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر شہری کو مفت اور معیاری تعلیم فراہم کرے۔ آئین کے آرٹیکل A-25 کے تحت 5 سے 16 سال تک کے بچوں کے لیے تعلیم لازمی اور مفت قرار دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کی ذمہ داری صرف اسکول قائم کرنا نہیں بلکہ یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ ہر بچہ اسکول میں داخل ہو، وہاں تک رسائی رکھے اور معیاری تعلیم حاصل کرے۔ بدقسمتی سے اس آئینی شق پر مکمل عمل درآمد اب بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان میں اسکول سے باہر بچوں (Out-of-School Children) کی تعداد ایک سنجیدہ مسئلہ ہے، لیکن مختلف اداروں کے اندازوں میں تھوڑا فرق پایا جاتا ہے۔

تازہ ترین بین الاقوامی اور قومی اندازوں (یونیسف اور دیگر تعلیمی رپورٹس) کے مطابق: پاکستان میں تقریباً 2 کروڑ 20 لاکھ سے 2 کروڑ 60 لاکھ بچے اسکول نہیں جاتے۔ یہ تعداد ملک کے کل اسکول جانے کی عمر کے بچوں کا ایک بڑا حصہ بنتی ہے۔

یہ مسئلہ کیوں اتنا بڑا ہے؟ دیہی علاقوں میں اسکولوں کی کمی، غربت اور بچوں کا مزدوری پر مجبور ہونا، لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں (ثقافتی اور سہولتی مسائل) اساتذہ کی کمی اور ناقص تعلیمی معیار نقل وحمل اور اسکول تک رسائی کے مسائل ایک تلخ حقیقت ہیں، پاکستان میں مسئلہ صرف اسکول نہ جانے والے بچوں کا نہیں، بلکہ وہ بچے بھی شامل ہیں، جو اسکول میں داخل تو ہیں مگر باقاعدہ سیکھ نہیں رہے۔ اس کو "learning poverty" کہا جاتا ہے۔ یعنی اصل بحران دو سطحوں پر ہے: کروڑوں بچے اسکول سے باہر اور اندر موجود بڑی تعداد معیاری تعلیم سے محروم۔

پنجاب:

پنجاب میں آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے سب سے بڑی تعداد یہیں موجود ہے۔ اندازاً 80 سے 90 لاکھ بچے اسکول سے باہر ہیں۔ یہاں مسئلہ صرف اسکولوں کی کمی نہیں بلکہ دیہی علاقوں میں غربت، بچوں کی مزدوری اور لڑکیوں کی تعلیم سے متعلق سماجی رکاوٹیں بھی ہیں۔

سندھ:

سندھ میں تقریباً 50 سے 60 لاکھ بچے اسکول نہیں جاتے۔ خاص طور پر دیہی سندھ اور کچی آبادیوں میں صورتحال زیادہ خراب ہے۔ اسکول موجود ہونے کے باوجود اساتذہ کی کمی، غیر حاضر اساتذہ اور بنیادی سہولتوں کی کمی بڑا مسئلہ ہے۔

خیبر پختونخوا:

خیبر پختونخوا میں اندازاً 30 سے 35 لاکھ بچے اسکول سے باہر ہیں۔ پہاڑی علاقوں، قبائلی اضلاع اور نقل مکانی سے متاثرہ علاقوں میں تعلیم تک رسائی ایک بڑا چیلنج ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم میں بھی سماجی رکاوٹیں موجود ہیں۔

بلوچستان:

بلوچستان میں صورتحال سب سے زیادہ تشویشناک ہے۔ یہاں تقریباً 25 سے 30 لاکھ بچے اسکول نہیں جاتے۔ وسیع رقبہ، آبادی کا بکھراؤ، اسکولوں کی کمی اور بنیادی سہولیات کی شدید قلت اس کی بڑی وجوہات ہیں۔

آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان علاقوں میں تعداد نسبتاً کم ہے، اندازاً 2 سے 5 لاکھ بچے اسکول سے باہر ہیں، لیکن یہاں بھی دور دراز علاقوں میں رسائی ایک مسئلہ ہے۔

تعلیم کے لیے مختص بجٹ ہمیشہ بحث کا موضوع رہا ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے لیے مجموعی قومی بجٹ کا حصہ اکثر بین الاقوامی معیار سے کم رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اپنی جی ڈی پی کا 4 سے 6 فیصد تعلیم پر خرچ کرتے ہیں، جبکہ پاکستان میں یہ شرح اکثر 2 سے 3 فیصد کے درمیان رہتی ہے۔ اس کم بجٹ کا براہ راست اثر اسکولوں کی حالت، اساتذہ کی تنخواہوں، تعلیمی سہولیات اور تحقیق کے معیار پر پڑتا ہے۔ جب وسائل محدود ہوں تو معیار متاثر ہونا ایک فطری نتیجہ بن جاتا ہے۔

81ویں آئینی ترمیم کے بعد تعلیم کا شعبہ وفاق سے صوبوں کے حوالے کر دیا گیا۔ اس فیصلے کا مقصد یہ تھا کہ صوبے اپنے علاقوں کی ضروریات کے مطابق بہتر تعلیمی پالیسی بنا سکیں۔ تاہم عملی طور پر اس تبدیلی کے کئی چیلنجز سامنے آئے۔ ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ صوبوں میں تعلیمی وسائل اور انتظامی صلاحیت یکساں نہیں۔ کچھ صوبے نسبتاً بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں، جبکہ دیگر وسائل کی کمی اور انتظامی کمزوریوں کا شکار ہیں۔ اس کے نتیجے میں پورے ملک میں تعلیمی معیار میں مزید فرق پیدا ہو گیا ہے۔ مزید یہ کہ وفاقی سطح پر ایک مشترکہ تعلیمی وژن کی کمی بھی محسوس کی جاتی ہے۔ جب تعلیم صوبائی سطح پر تقسیم ہو جائے اور مرکزی نگرانی کمزور ہو تو پالیسیوں میں ہم آہنگی برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ ملک میں تعلیمی معیار اور نصاب میں یکسانیت مزید کم ہو گئی۔



نصابِ تعلیم کا غیر یکساں ہونا پاکستان کے تعلیمی نظام کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ مختلف تعلیمی نظام — سرکاری اسکول، نجی اسکول، اور دینی مدارس — اپنے اپنے نصاب پر عمل کرتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ تاریخی، سماجی اور انتظامی اختلافات ہیں۔ سرکاری نظام اکثر محدود وسائل اور پرانے نصاب کا شکار رہتا ہے، جبکہ نجی اسکول مہنگے اور بین الاقوامی معیار کے قریب نصاب اپناتے ہیں۔ مدارس کا نصاب بھی الگ سمت میں ہے، جو دینی تعلیم پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اس عدم یکسانیت کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک میں ایک ہی عمر کے بچے مختلف تعلیمی تجربات سے گزرتے ہیں، جس سے سماجی طبقاتی فرق مزید بڑھ جاتا ہے۔

ماہرین کے مطابق یکساں نصاب کی کوششیں کی گئی ہیں، مگر اس پر مکمل عملدرآمد ابھی تک ایک مشکل مرحلہ ہے۔ پاکستان کے تعلیمی

نظام کے تلخ حقائق کئی ہیں۔ سب سے پہلا مسئلہ معیار اور رسائی کا فرق ہے۔ دیہی علاقوں میں لاکھوں بچے اسکول سے باہر ہیں، جبکہ شہری علاقوں میں بھی معیار کا مسئلہ موجود ہے۔ دوسرا بڑا مسئلہ اساتذہ کی کمی اور تربیت ہے۔ بہت سے اسکولوں میں اساتذہ کی تعداد ناکافی ہے، اور جو موجود ہیں ان کی جدید تدریسی مہارتیں محدود ہیں۔ تیسرا مسئلہ رٹا سسٹم ہے، جہاں طلبہ کو سمجھنے کے بجائے یاد کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار تخلیقی سوچ کو محدود کر دیتا ہے اور طلبہ کو عملی زندگی کے چیلنجز کے لیے تیار نہیں کرتا۔

اس کے علاوہ امتحانی نظام بھی ایک بڑا مسئلہ ہے، جہاں اصل مقصد علم کا جائزہ لینے کے بجائے نمبر حاصل کرنا بن جاتا ہے۔ اس سے تعلیمی معیار متاثر ہوتا ہے اور طلبہ کی حقیقی صلاحیتیں سامنے نہیں آتیں۔ اب اگر ہم اسکولوں کی تزئین و آرائش کی بات کریں تو یہ ایک مثبت قدم ضرور ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ کیا صرف عمارتوں کی خوبصورتی سے تعلیمی معیار بہتر ہو سکتا ہے؟ حالیہ برسوں میں کئی اسکولوں کی عمارتیں بہتر کی گئی ہیں، رنگ و روغن کیا گیا ہے، اور بعض جگہوں پر نئی سہولیات بھی شامل کی گئی ہیں لیکن اندرونی مسائل جیسے اساتذہ کی کمی، غیر معیاری تدریس، اور بنیادی سہولیات کی کمی اب بھی موجود ہیں۔ کئی اسکول ایسے ہیں جہاں عمارت تو بہتر نظر آتی ہے مگر پینے کا صاف پانی، بیت الخلا اور لیبارٹری جیسی بنیادی سہولیات ناکافی ہیں۔ بعض جگہوں پر تزئین و آرائش صرف دکھاوے تک محدود رہتی ہے، جبکہ اصل تعلیمی مسائل جوں کے توں رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تعلیم کے نظام میں بہتری صرف عمارتوں کی مرمت سے نہیں آئے گی۔ اس کے لیے جامع اصلاحات کی ضرورت ہے جن میں نصاب کی جدید کاری، اساتذہ کی تربیت، بجٹ میں اضافہ، اور انتظامی شفافیت شامل ہیں۔ اگر پاکستان اپنے تعلیمی نظام کو واقعی بہتر بنانا چاہتا ہے تو اسے ظاہری اقدامات سے آگے بڑھ کر بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنا ہوگا۔ تعلیم کو اگر ترجیح نہ دی گئی تو ترقی کا خواب ادھورا رہے گا، کیونکہ قومیں عمارتوں سے نہیں بلکہ علم اور شعور سے بنتی ہیں۔



جون ۲۰۲۶ء

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	تفصیلات	زبان	قیمت پاکستان روپے	قیمت امریکی $
1	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (قصوری نامہ) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (قصوری نامہ) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سو اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوالِ قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بارے میں سو اقوال	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اسٹوری کامک (پیپر بیک)	انگریزی	250/-	$-10
10	[illegible]	اردو	250/-	$-10
11	[illegible]	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان جنرل نالج	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کی کہانی 1947ء تا 2008ء (مجلد)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کی کہانی 1947ء تا 2008ء (پیپر بیک، X پبلشرز)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان کی کہانی	انگریزی	250/-	
16	پاکستان جنرل نالج	انگریزی	50/-	$-02
17	آئینِ پاکستان کا مختصر تعارف	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان کے قومی ترانے (اردو، انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، چینی، جاپانی)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان کی مسلح افواج کی تاریخ (پیپر بیک، بیالیس حصے)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	[illegible]	انگریزی	2500/-	$-125
21	پہیلیوں کے 101 کھیل	انگریزی	50/-	
22	ماحولیاتی کہانیاں	انگریزی	200/-	$-12
23	[illegible]	انگریزی	200/-	$-08
24	گھومنا آسمان پاکستان (اردو، انگریزی، چینی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم [illegible] پاکستان (اردو، انگریزی، چینی)	انگریزی	100/-	$-04
26	[illegible]	اردو	15/-	$-01
27	[illegible]	اردو	100/-	$-04
28	[illegible]	انگریزی	615/-	$-50
29	[illegible]	اردو	500/-	$-50
30	[illegible]	اردو	350/-	$-17
31	[illegible]	اردو	500/-	$-50
32	[illegible]	اردو	500/-	$-50
33	[illegible]	اردو	500/-	$-50
34	[illegible]	اردو	400/-	$-50
35	[illegible]	اردو	500/-	$-50
36	[illegible]	اردو	400/-	$-50
37	[illegible]	اردو	400/-	$-50
38	[illegible]	اردو	400/-	$-50
39	[illegible]	اردو	400/-	$-15
40	[illegible]	اردو	400/-	$-50
41	[illegible]	اردو	100/- فی نمبر	
42	[illegible]	اردو		
43	[illegible]	اردو	10/-	
44	[illegible]	اردو	100/- فی نمبر	
45	[illegible]	اردو		
46	پاکستان کارنیول	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا پبلی کیشنز، بی۔ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ریجنل آفس: 291 اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔